Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵	سوموار ۱۵ رجب ۱۴۱۰ھ، ۱۲ تبلیغ ۱۳۶۹ہش، ۱۲ فروری ۱۹۹۰ء	نمبر ۳۶

تقویٰ کی روشنی لے کر نکلو

"تقویٰ کی روشنی لے کر نکلو اور نئے مضامین حاصل کرنے کی کوشش کرو، پھر اُن مضامین میں سے جو کچھ تم حاصل کرو، اس کو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے رائج کردو اور یقین رکھو کہ اس میں بنی نوع انسان کے لئے عظیم الشّان شفاء ہوگی"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۷، فروری ۱۹۹۰ء صہ)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"درستیٔ اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسّر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفّیٰ قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسّر نہ ہوگی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے .... جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا بھی کریگا اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لے گا کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو حارج ہیں ان سب کو ترک کر دے گا اور رسم، عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہوگا تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کرلے گا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس قدر دعا کی مگر قبول نہ ہوئی حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا تو قبول کیسے ہو؟"

(ملفوظات جلد ۷، صہ ۱۳۱)

فرمانبرداری بڑی دولت ہے

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"ہمارے امام (حضرت بانی سلسلہ) کس قدر چھوٹے لفظ سے کام لیتے ہیں، اور وہ کسقدر وسیع ہے۔ یہ زمانہ الفاظ کا ہے چنانچہ بڑی بڑی لمبی تقریریں لوگ کرتے ہیں، لیکن جب ان کے معانی اور مطالب پر نظر کرو تو بہت ہی چھوٹے اور تھوڑے۔ لیکن برخلاف اس کے ہمارے امام نے بہت ہی مختصر الفاظ اختیار کئے مگر ان کا مفہوم اور منشاء بہت ہی وسیع اور محیط ہے۔ مثلاً الفاظِ بیعت میں سے ایک یہ جملہ بھی ہے

"جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا۔"

بظاہر یہ ایک موٹی اور چھوٹی سی بات ہے لیکن غور کرو، اس کا مفہوم کس قدر وسیع ہے۔ ایسا اقرار کرنے والے کو یہ الفاظ کیسا محتاط بناتے ہیں کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں ہر حرکت و سکون میں اس امر کو مدّ نظر رکھے کہ کیا میرا یہ قول و فعل یہ حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی تو نہیں ہے اور گناہ کے کسی شعبہ میں تو داخل نہیں؟ جب انسان ان امور پر نظر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور رضا جوئی اپنا مقصد بنالیتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے، اور اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو۔ فرمانبرداری بڑی دولت ہے یہی دولت ابراہیم علیہ السلام کو ملی، جس نے اس کو اس قدر معظّم و مکرّم بنا دیا۔ خدا تعالیٰ کے ہر قسم کے فیض اور فیضان اسی فرمانبرداری پر نازل ہوتے ہیں مگر تھوڑے ہیں جو اس راز کو سمجھتے ہیں۔"

(خطبات نور حصّہ دوم صہ ۱۵۸-۱۵۹)

وقارِ عمل

سیّدنا حضرت فضل عمر (بانی خدام الاحمدیہ) وقارِ عمل سے متعلق فرماتے ہیں۔

"ضروری بات یہ ہے کہ وہ ایک سڑک یا ایک گلی لے لیں اور اس کی صفائی اور مرمّت اس حد تک کریں کہ اس سڑک یا گلی میں کوئی نقص نہ رہے .... اور چھ مہینے یا سال جتنا وقت بھی اس پر صرف ہو اتنا وقت اس پر صرف کیا جائے۔"

(مشعل راہ صہ ۹۶)

(مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

○ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب شریف میڈیکل آفیسر احمدیہ دارالشفاء مورو گورو تنزانیہ کی شادی عزیزہ ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم محمد سعید قریشی صاحب آف اٹک کے ہمراہ مورخہ ۲۵، جنوری کو ربوہ میں انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دُعا کروائی۔ اگلے روز مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی نے اپنے مکان بیت الحبیب پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

○ مکرم عبدالخالق صاحب نیر مربی سلسلہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۳، جنوری ۱۹۹۰ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضور نے ازراہِ شفقت بچی کا نام امۃ المجیب عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقفِ نو میں شامل ہے۔

مکرم سیّد ندیم مقبول صاحب (رحمان بیکرز) ابن مکرم سید مقبول احمد شاہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۳، فروری ۱۹۹۰ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے، یہ بچہ تحریک "وقف نو" میں شامل ہے۔

○ مکرم خدا بخش صاحب ناصر کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۵، جنوری ۱۹۹۰ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عدیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود جو حضور کی مبارک تحریک "وقفِ نو" میں شامل ہے مکرم چوہدری مولا بخش صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان بچوں کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

پوسٹ کوڈ سے مطلع کریں

جملہ خریداران الفضل اپنے خریداری نمبر کے ساتھ ساتھ پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے پتہ کی چٹ پر لکھا جاسکے۔ ڈاکخانے والے مطالبہ کرتے ہیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر :۔ آغا سیف اللہ ، پرنٹر :۔ قاضی منیر احمد
مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت :۔ دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ ؍ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۱۲ ؍ فروری ۱۹۹۰ء

وقف کی حقیقی رُوح

جب تحریک جدید کا آغاز ہوا تو وقف زندگی کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے) نے فرمایا کہ وقف ہے خدا کے لئے ۔ اور یہ خدا سے معاہدہ ہے ۔ اسکے قبول کئے جانے یا قبول نہ کئے جانے کا کوئی سوال نہیں ۔ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ اس نے وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش تو کیا تھا لیکن اس کا وقف قبول نہیں کیا گیا ۔ یعنی اسے وقف کی سکیم میں لیا نہیں گیا ۔ اس لئے اب اس کا وقف کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ حضور نے فرمایا مَیں تو ضرورت کے مطابق لوگوں کو وقف میں شامل کرتا ہوں لیکن چونکہ وقف کرنے والا خدا سے عہد کرتا ہے کہ مَیں وقف کرتا ہوں اس لئے وہ آئندہ ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو پابند کر لیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو وقف ہی سمجھے گا ۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ جب کبھی وقف کی تحریک دوبارہ کی جائے تو تمام ایسے لوگ جنہوں نے پہلے بھی پیش کیا ہو لیکن وقف کی سکیم میں لئے نہیں گئے انہیں پھر اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے اور اس طرح چاہے وہ کتنی ہی دفعہ اپنے آپ کو پیش کر چکے ہوں ہر تحریک پر انہیں اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے ۔ اور جب کوئی شخص وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کے بعد وقف کی سکیم میں نہ لیا جائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے دنیاوی کاموں میں سے زیادہ سے زیادہ وقت نکال کر دین ہی کا کام کرتا رہے ۔ اور اس طرح وہ یہی سمجھے کہ مجھے خدا سے اپنا عہد نبھانا ہے ۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان خلوص دل کے ساتھ اپنے آپ کو خدا کے حضور ۔ خدا کے کاموں کیلئے ۔ پیش کر دے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ رحیم و کریم خدا اس کا وقف قبول نہ کرے اور چونکہ کاموں کا پھیلاؤ اتنا ہی زیادہ ہے جتنا زندگی کا اس لئے وہ اپنا کام کرتے ہوئے ۔ اپنی روزی کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے بھی کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت کر سکتا ہے ، اس کے لئے سوچ صحیح خطوط پر ہونی چاہیئے اور جذبہ درکار ہے ۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو دنیا بھی کماتے ہیں اور دین بھی کماتے ہیں ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

”انسان ایک کارِ خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے ۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کو خدا کیلئے وقف کئے رکھیں ۔ وقف کی سکیم میں یا وقف کی سکیم سے باہر ۔ دین کی خدمت پر کمر بستہ رہیں ۔

کشمیری مَر رہے ہیں کشمیر جَل رہا ہے
انسانیت کا ذہنی لاوا اُبل رہا ہے
اَب ان کے راستے میں آنے کی تم نہ سوچو
یہ قافلہ جنوں کے ہمراہ چَل رہا ہے

ابوالاقبال

وہ بے اَدب حدُود سے باہر نکل گیا
سورج کو اُس نے ٹوکنا چاہا تھا جَل گیا

میرے لئے جَلائی تھی اس نے چِتا مگر
شعلے ہوئے بلند تو موسم بَدل گیا

مَیں سنگِ رہگزر تھا اکیلا پڑا رہا
طوفاں مرے قریب سے ہو کر نکل گیا

دَھرتی کو کھا کے ساحلوں کو چاٹتا ہوا
نفرت کا سانپ کتنے سمندر نگل گیا

کس طرح اپنے آپ سے لڑتا ہیں جو مکھی
غصّہ کیا جو ضبط تو آنسو نکل گیا

نکلے تھے لوگ عہد کا یوسف خریدنے
بازار میں گئے تو ارادہ بَدل گیا

ایوانِ شہر یار میں پھسلن تھی اِسقدر
جو راہ رو قریب سے گزرا پھسل گیا

کچھ دشتِ نینوائے ہوس بھی تھا ناشناس
کچھ تیر بھی شہادتِ عظمیٰ کا چَل گیا

گر وہ نہیں تو اس سے کئی اور بھی تو ہیں
کالک جبینِ شہر پہ کوئی تو مَل گیا

پھر یُوں ہوا کہ دفعتہً بدلا ہَوا کا رُخ
جس حادثے کے منتظر تھے لوگ ٹَل گیا

صَوت و صَدا کا سلسلہ کچھ تو ہوا بحال
صَد شکر ہے کہ راہ کا پتھر پگھل گیا

”آؤ نا ہم بھی سَیر کریں کوہِ طُور کی“
موسم بھی سازگار ہے سورج بھی ڈھل گیا

مضطرؔ تم آدمی ہو تو ہے وہ بھی آدمی
دیکھو گے ایک دِن کہ وہ گِر کر سنبھل گیا

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ آف نوشہرہ

محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ آف نوشہرہ کا ذکرِ خیر الفضل کے ۱۷، فروری ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ محترم موصوف کے متعلق اس مضمون میں جن خوبیوں کا ذکر ہے وہ بار بار نوجوانوں کے سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ مضمون دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

خاکسار کے دادا جان محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ مورخہ ۱۰، دسمبر ۱۹۶۷ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو ۲، دسمبر کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ اس علاقے کے مشہور وکیل تھے اور قادیانی وکیل کے نام سے معروف تھے۔ ۴۰ سال سے متواتر مقامی جماعت احمدیہ کے امیر چلے آ رہے تھے۔

آپ مورخہ ۱۳، مارچ ۱۸۹۶ء کو موضع پنڈی لالہ ضلع گجرات کے ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام اللہ دتہ تھا جو اپنی خوش اخلاقی اور دیانت داری کی وجہ سے گاؤں میں ہر دلعزیز تھے۔ محترمی دادا جان اپنی ڈائری میں ان کے متعلق لکھتے ہیں "علم سے بہت پیار رکھتے تھے اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ میری اولاد علم حاصل کرے۔ چنانچہ آپ نے تینوں بیٹوں مرزا غلام نبی صاحب مرزا غلام رسول صاحب اور مرزا غلام قادر صاحب کو اپنی زندگی میں مدرسہ میں بٹھلایا۔ حالات زمانہ کچھ زیادہ موافق نہ تھے۔ باہر سے کسی امداد کی توقع نہ تھی بے سرو سامانی کی حالت میں تنگیوں کا آنا کوئی مشکل امر نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صبر و استقلال کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ ایک طرف اگر انتہائی قربانی و ایثار سے کام لیا۔ تو دوسری طرف خدائے برتر و بزرگ سے دست بدعا رہے۔ آپ کی درد بھری دُعائیں بارگاہ الٰہی میں سنی گئیں اور آخر کار رنگ لائیں۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے اپنے نور چشموں کو علم کے نور سے منور دیکھا۔ آخری ایام میں بخار سے بیمار ہوئے۔ آٹھ یوم بیمار رہ کر ۱۵، جون ۱۹۰۳ء اس دار فانی سے رخصت ہوئے"۔

جب محترمی دادا جان کے والد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر صرف سات سال تھی۔ آپ کو چند ماہ بعد اپنے دوسرے بھائی غلام قادر صاحب کی وفات کا بھی صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت مرزا غلام نبی صاحب اور پھر حضرت مرزا غلام رسول صاحب کے زیر سایہ تعلیم حاصل کی۔ خدا نے آپ کو ایک اچھا ذہن عطا کیا تھا۔ اور پھر والد صاحب کی دعائیں بھی تھیں۔ آپ ہمیشہ اپنی کلاس میں اوّل آتے اور وظیفہ حاصل کرتے۔ چنانچہ چھٹی سے بی اے تک تعلیمی وظائف حاصل کرتے رہے۔ بچپن سے ہی ورزش کے عادی تھے اور کھیلوں سے دلچسپی رکھتے چنانچہ سکول میں اور پھر کالج میں آپ ٹیموں میں حصہ لیا کرتے کالج میں ہاکی ٹیم کے کپتان بھی رہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی صحت شروع ہی سے اچھی رہی۔ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ گاؤں کے سکول کے لڑکے ہاکی کھیل رہے تھے۔ اور میں ایک طرف کھڑا اُن کو دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔ اتنے میں بڑے بھائی جان کا ادھر سے گزر ہوا انہوں نے سختی سے فرمایا دیکھتے کیوں ہو۔ کھیلو! فرماتے۔ کہ اسی دن سے میں نے کھیلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

۱۹۱۱ء میں جب کہ آپ چھٹی جماعت میں ہی تھے کہ آپ حضرت امام جماعت (اوّل) کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کو پہلی دفعہ ۱۹۱۷ء میں قادیان جانے کا اتفاق ہوا۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر کے سرگودہا میں وکالت کا کام شروع کیا۔ دو سال بعد نوشہرہ چھاؤنی آ گئے۔ اور تا حیات وہیں وکالت کرتے رہے۔ آپ اس علاقہ کے مشہور وکیل تھے۔ خاص کر کسانوں کے مقدمات میں آپ بہت مشہور اور قابل وکیل سمجھے جاتے اور وہ آپ ہی کو اپنے مقدمات سپرد کرنا پسند کرتے تھے۔ ۱۹۲۴ء سے بار ایسوسی ایشن نوشہرہ کے پریذیڈنٹ چلے آ رہے تھے۔ لیکن گذشتہ سال جب جماعت کا کام مقدموں کی وجہ سے بڑھ گیا تو آپ نے بار کی پریذیڈنٹ شپ سے استعفٰی دے دیا۔

۱۹۳۰ء میں آپ نوشہرہ چھاؤنی کی احمدیہ جماعت کے امیر مقرر ہوئے اور ۱۹۳۱ء میں پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے وائس پریذیڈنٹ۔ آپ نے اور بھی مختلف جماعتی عہدوں پر دین کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

نوشہرہ کی جماعت کی تنظیم اور تشکیل آپ ہی کی محنت کا ثمرہ ہے دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور جب بھی موقع ملتا احمدیت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش فرماتے آپ بہت خوش اخلاق۔ ملنسار تھے کبھی ترش مزاجی سے گفتگو نہ فرماتے۔ ہمیشہ محبت اور نرمی سے گفتگو کرتے۔ بہت محنتی تھے۔ کسی کی تکلیف نہ دیکھ سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ محلہ والے آپ کی عزت کرتے اور اپنی مشکلات آپ سے بیان کرتے۔ اگرچہ خدا نے آپ کو مالی لحاظ سے بہت وسعت دی تھی۔ لیکن آپ نے کبھی تعیش کو پسند نہ فرمایا اور کبر و غرور کا نام تک نہ تھا۔

شروع شروع میں جب کہ آپ نوشہرہ آئے تو آپ نے ایک کرایہ کا مکان لیا جو نوشہرہ میں بازار اور رفوڈ (سیلابی ندی) کے کنارے تھا۔ وہاں آپ بڑی مدت رہے۔ قریبی احمدی مغرب کی نماز آپ کے ہاں پڑھتے۔ پھر جمعہ کی نماز بھی آپ کے مکان پر ہونے لگی۔ کیونکہ یہاں کوئی احمدیہ بیت الذکر نہ تھی اور احمدی ایک کرایہ کے مکان میں نمازیں ادا کرتے۔ لیکن بعد میں مخالفین کے اُکسانے پر وہ مکان مالک مکان نے لے لیا۔ جب آپ نے اپنا مکان تعمیر کیا تو پھر وہاں جماعت کے اجلاس ہوتے اور جمعہ کی نماز پڑھی جاتی رہی۔ مفسدوں نے کئی بار گھر پر فساد کرنے کی کوشش کی اور آپ کے خلاف کئی سازشیں تیار کیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کی حفاظت کی۔ اب بھی آپ کی فائلوں میں کئی ایسے خطوط پڑے ہیں جو شرپسندوں نے آپ کو ڈرانے دھمکانے کے لئے بھیجے لیکن آپ نے کبھی ان لوگوں کی پرواہ نہ کی اور خدا سے دُعائیں کرتے رہے

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر سابق صوبہ سرحد کی بڑی خواہش تھی کہ کسی طرح نوشہرہ میں احمدیہ بیت الذکر تعمیر ہو جائے چنانچہ آپ تا حیات اس بات کی کوشش کرتے رہے جب پچھلے سال چند کوارٹرز انجمن احمدیہ کے تعمیر ہوئے تو آپ کو بہت خوشی ہوئی۔ فرماتے ایک طرف تو خوشی ہے اور خدا کی حمد سے دل لبریز۔ لیکن دوسری طرف افسوس بھی ہے کہ آپ کے مکان میں اب احباب نماز نہیں پڑھیں گے۔ آپ جماعت کے چندوں کا حساب بہت احتیاط سے رکھتے اور ایک پائی اِدھر اُدھر نہ ہونے دیتے۔ مقامی سیکرٹری صاحب مال کی رپورٹ ہے کہ جس طریق سے آپ حساب رکھتے۔ مرکز سے آنے والے انسپکٹر انکو چیک کرنے میں بہت آسانی ہوتی اور وہ آپ کے طریق کو نقل کر کے لے جاتے

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب اپنی کتاب تاریخ احمدیہ (ضلع پشاور) میں لکھتے ہیں:
"جس طرح حکومت کو انکم ٹیکس دیانتداری سے ادا کرتے ہیں اور حکام ان کے حسابات رکھنے کی تعریف کرتے ہیں اسی طرح جماعت کی مختلف مدات میں چندہ ادا کرتے ہیں اور موصی بھی ہیں۔"

جب بھی مرکز سے کوئی مربی یا انسپکٹر وغیرہ تشریف لاتے انہیں اپنے ہاں ٹھہراتے اور خوشی محسوس کرتے۔ مہمان کے آرام کا اور جماعت کی طرف سے کوئی ذمہ داری آپکو ملتی تو اس وقت تک آپکو چین نہ آتا جب کہ اس ذمہ داری کو نبھا نہ لیتے۔

آپکی اولاد راقم الحروف کے والد صاحب کے علاوہ ۴، لڑکے اور ۳، لڑکیاں ہوئیں (جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے) آپ نے یہ صدمے صبر جمیل سے برداشت کئے۔ آپ سماجی بہبود کے کاموں میں بھی بہت حصہ لیتے۔ چنانچہ آپ مختلف سوسائیٹیوں اور انجمنوں کے صدر یا سیکرٹری رہے۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب (پراونشل امیر) اپنی کتاب تاریخ احمدیہ ضلع پشاور میں لکھتے ہیں:
بدورانِ قیام نوشہرہ باشندگان نوشہرہ

باقی صـ۴ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

سر درد کی وجوہات

قریباً ہر انسان کو کبھی نہ کبھی سر درد سے ضرور واسطہ پڑا ہوگا. ایک مشاہدے کے مطابق جہاں زکام انسان کی سب سے عام بیماری ہے وہاں سر درد بیمار جسم کی سب سے عام شکایت ہے. یوں تو سر درد کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن جو اہم وجوہات ہیں ان کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے.

۱. سائنو سائٹس یعنی جھلی کی سوزش کی وجہ سے درد سر ہونا.

۲. نظر کی کمزوری.

۳. نفسیاتی دباؤ.

۴. کھوپڑی کے اندر موجود سیال مادے (CSF) کے دباؤ میں زیادتی.

۵. بلند فشار خون یا ہائی بلڈ پریشر.

۶. میگرین.

جھلی کی سوزش کے بارے میں جاننا چاہیئے کہ ناک کی ہڈیوں کے آس پاس خلا ہوتا ہے. اسی طرح چہرے اور پیشانی کی ہڈیوں کے درمیان نیز ناک اور آنکھوں کے درمیان ہڈی کے بیچ میں خلا ہوتا ہے. ان جگہوں پر بڑی حساس جھلیاں ہوتی ہیں. ان میں جب انفکشن ہوجاتی ہے تو سر درد کی شکائت ہوتی ہے. انفکشن ہونے کی کئی وجوہات میں سے ایک مثال یہ ہے کہ جب آپ پانی میں غوطہ لگائیں تو ناک اور منہ کے ذریعے پانی اندر جاتا ہے اور ان نازک جھلیوں تک پہنچ جاتا ہے. اگر یہ پانی صاف نہ ہو تو ان جھلیوں میں انفکشن ہو سکتی ہے. ان صورتوں میں عام طور پر پیشانی کی جھلی متورم ہوتی ہے اور درد سر کی شکایت ہو جاتی ہے. اس درد کا ایک خاص انداز ہوتا ہے جو سورج کے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے. اس شکایت میں ناک بند ہوتا ہے، ناک سے گاڑھی رطوبت آنے کی شکایت ہوتی ہے. معائنے پر ناک کی جھلی متورم پائی جاتی ہے. ناک کے بیچ کے حصے میں پیپ نظر آتی ہے اور ناک کی جھلی بہت سرخ ہوتی ہے. پیشانی کے قریب دبانے سے درد ہوتا ہے. ایکسرے میں متورم جھلی اور پیپ کا لیول بھی نظر آجاتا ہے. اس کا علاج ادویات سے کیا جاتا ہے. جس میں ناک کھولنے والے قطروں اور بھپاروں سے مدد لی جاتی ہے. اینٹی بائیوٹک ادویات دی جاتی ہیں اور اگر درد زیادہ ہو تو درد کم کرنے والی ادویات دی جاتی ہیں. بعض پیچیدہ صورتوں میں سرجری بھی کرنا پڑتی ہے.

نظر کی کمزوری خواہ دور کی ہو یا نزدیک کی سے درد سر محسوس ہوتا ہے. یہ شکایت بچوں میں خاص طور پر سکول جانے والے بچوں میں عام ہوتی ہے. جب وہ پڑھتے ہیں تو سر درد کے ساتھ آنکھوں سے پانی آنے کی شکایت بھی کرتے ہیں. دور دیکھنے سے نظر دھندلی ہوتی ہے. ان بچوں کو فوراً آنکھوں کے ڈاکٹر کے پاس پہنچانا چاہیئے اور چشمہ لگانے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے. بعض لوگ چشمہ لگانے سے احتراز کرتے ہیں. محض اس لئے کہ چشمہ لگانا برا لگتا ہے. ایسی غلطی ہرگز نہیں کرنی چاہیئے. اگر چشمہ لگانا منظور نہ ہو تو کنٹیکٹ لینز کا استعمال کیا جا سکتا ہے. احتیاط نہ کرنے سے مرض کئی گنا بڑھ سکتا ہے.

نفسیاتی دباؤ کے شکار مریض عمومی طور پر دوسروں کے مقابل پر زیادہ ذہین اور حساس پائے گئے ہیں. ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتے ہیں. سر درد کی شکایت ایسے لوگوں میں عام ہے. اس کا علاج ان کی پریشانی کو دور کر کے کیا جا سکتا ہے. جس کے لئے ان کے اندر قوت ارادی کا پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے. چنانچہ جن وجوہات کی وجہ سے وہ پریشان ہوتے ہیں. ان کو بہتر طور پر سمجھنے اور ان حالات پر قابو پا کر وہ اس مرض سے نجات حاصل کر سکتے ہیں.

کھوپڑی کے اندر جو سیال مادہ ہوتا ہے اس کے پریشر کی زیادتی کی وجہ سے بھی سر درد ہوتا ہے. اگر دماغ کی جھلی کی سوزش ہو جائے تو یہ پریشر بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے سر اور گردن میں درد رہتا ہے. ایکسیڈنٹ کی صورت میں بھی جب سر پر چوٹ لگتی ہے تو یہ پریشر بڑھ جاتا ہے اور مریض کے سر میں لمبا عرصہ درد کی شکایت رہتی ہے. اس کے علاوہ مریض کے دماغ کے اندر مختلف النوع رسولیاں بن جاتی ہیں خواہ وہ دماغ کے کسی حصہ میں بھی ہو جائیں. ان کی وجہ سے کھوپڑی کے سیال مادے کا پریشر بڑھ جاتا ہے جو سر درد کی شکایت پر منتج ہوتا ہے. رسولیوں کی صحیح تشخیص کرائی جانی چاہیئے. دماغ کی رسولی کی تشخیص اب خاصی آسان ہوگئی ہے جو ایک خاص ایکسرے مشین کی مدد سے کی جاتی ہے. جس کو سی ٹی سکین (C.T. SCAN) کہتے ہیں.

بلند فشار خون کی شکایت عام طور پر موٹاپے اور ذیابیطس کے مریضوں کو یا تمباکو نوشی کرنے والے لوگوں کو ہوتی ہے. اس میں دماغ کی شریانیں پھول جاتی ہیں. جس کی

باقی صـ۶ کالم ۴ پر

بقیہ: یاد رفتگان

کی درخواست ۵ جنوری ۱۹۳۳ء لغایت ۱۹۵۰ء اسلامیہ ہائی سکول نوشہرہ چھاؤنی کے سکرٹری رہے اور ان کی محنت اور قابلیت کا زندہ گواہ اسلامیہ ہائی سکول نوشہرہ کی وہ شاندار عمارت جو اس وقت موجود ہے (موجودہ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۱ نوشہرہ۔ ناقل) دوبارہ گرلز ہائی سکول کے سیکرٹری ۲۳ ستمبر ۱۹۴۲ء لغایت ۱۹۵۱ء تک رہے"۔

اس کے علاوہ آپ انجمن تعلیم القرآن کے سیکرٹری بھی رہے۔ انہی خدمات کے باعث اہالیانِ نوشہرہ آپ کی عزت کرتے اور حاکم وقت نے آپ کی ان سماجی بہبود کی خدمات کے سلسلے میں تمغہ عطا فرمایا۔

۱۹۴۴ء میں آپ کو صوبہ سرحد کا (پراونشل امیر) مقرر کیا گیا اور چند سال تک آپ کو اس عہدہ پر بھی خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے کبھی زمانہ کے فیشن کی پرواہ نہ کی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ میں فیشن کے پیچھے نہیں بھاگتا۔ البتہ فیشن میرے پیچھے بھاگے گا۔ پاس دوائیاں رکھتے اور محلہ کے ضرورت مندوں کو دیتے۔ اگر کوئی مشکل میں ہوتا اور آپ کو پتہ چل جاتا تو اس کے پاس جاتے اور دلجوئی فرماتے تھے۔ بچوں سے ہمیشہ نرمی سے پیش میں نہیں دیکھا۔ آپ باتوں باتوں میں سمجھاتے اور کام کی بات بتاتے۔ آپ کا سمجھانے کا ڈھنگ بہت نرالا تھا۔ جب میں آپ کے پاس رہتا تھا تو شروع میں آپ نے کبھی پند و نصیحت نہیں کی کہ کس طرح رہنا چاہیئے بلکہ مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کی مختلف کتب ہاتھ میں دے دیتے اور فرماتے کہ فلاں جگہ سے مجھے پڑھ کر سناؤ مجھے اچھی طرح یاد ہے یہ اقتباس کہ احمدی نوجوان کو فوجی کی سی زندگی گزارنی چاہیئے۔ اکثر مجھ سے پڑھواتے آپ کو قرآن سمجھنے اور سمجھانے کا بہت شوق تھا اور اس کے لئے کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اکثر نوٹ تیار کرتے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے آئمہ کی کتب اور تقریروں کا غور سے مطالعہ کرتے اور ان کی جلدوں کو سنبھال کر رکھتے۔ جماعت کے تمام رسائل و اخبار منگواتے۔ کئی دفعہ آپ خوشی سے اور ایک لحاظ سے فخر سے فرماتے کہ دیکھو میرا خریداری نمبر الفضل ۱۴ ہے یعنی ابتدائی خریداروں میں سے تھے۔ جو بھی نئی کتاب چھپتی ضرور خریدتے

آتے - میں نے کبھی آپ کو غصہ کی حالت

اور مطالعہ کرتے۔ جماعت کے اہل علم اور اہل قلم احباب کی بہت عزت کرتے تھے۔

اگرچہ آپ کی نظر آخری چند سالوں میں کمزور ہو گئی تھی۔ لیکن فجر اور مغرب کی نماز پڑھنے ضرور تشریف لے جاتے بیت الذکر کا راستہ بہت خراب ہے۔ راستے میں ایک ہلکی سی ندی بھی آتی ہے کئی دفعہ آپ گر بھی پڑتے۔ چوٹ بھی آئی۔ لیکن معمول میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور کوشش سے بیت الذکر میں باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔

آپ کو دل کی بیماری کا دورہ چند سال قبل ہوا تھا۔ لیکن بفضلہ تعالےٰ افاقہ ہوگیا اور آپ حسب معمول کام کرتے رہے گذشتہ سال ۲ دسمبر کو پھر دورہ پڑا اگرچہ علاج معالجے سے کچھ افاقہ ہوا۔ لیکن ۱۰ دسمبر کو ۳ بجے بعد از دوپہر اچانک آپ کی طبیعت خراب ہوگئی۔ اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ آپ کی وفات کی خبر فوراً اس علاقے میں پھیل گئی اور بڑی تعداد میں لوگ آپ کا آخری دیدار کرنے آگئے۔ آپ کی وفات کی خبر صوبہ سرحد کے اخباروں میں نمایاں طور پر چھپی۔ چنانچہ خیبر میل پشاور نے ۱۵ دسمبر ۱۹۶۷ء پہلے صفحہ پر لکھا:۔

"مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ کے مشہور وکیل اتوار کے روز وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ مرزا صاحب شہر کے ایک ممتاز سماجی کارکن تھے۔ وہ انجمن تعلیم القرآن کے سیکرٹری اسلامیہ ہائی سکول کے مینیجر گرلز ہائی سکول کے سیکرٹری اور نوشہرہ ایسوسی ایشن کے سابق صدر تھے۔ نوشہرہ کی عدالتیں آپ کے سوگ میں ایک دن بند رہیں:۔"

(خیبر میل پشاور)

مورخہ ۱۱ دسمبر کو آپ کا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ خاکسار کے والد ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب ریڈیالوجسٹ سول ہسپتال کوئٹہ بھی غیر معمولی حالات میں وقت پر پہنچ گئے۔ نماز جنازہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے پڑھائی نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ نے تفصیلات دریافت فرمائیں۔ بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں آپ کی تدفین ہوئی دعا مولانا ابوالعطاء صاحب نے کروائی۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت میں بلند مقام عطا فرما دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرما دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

لائبیریا میں کشمکش

ولیم ٹب مین نے لائبیریا پر ایک لمبے عرصے تک حکومت کی۔ ان کا کردار عام طور پر ایک باپ کا کردار سمجھا جاتا تھا اور ان کی عوام الناس پر شفقت کے قصے مشہور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے تک حکومت کر سکے۔ جب احمدیہ جماعت کے امام (الثالث) دورے پر مغربی افریقہ تشریف لے گئے تو لائبیریا میں ٹب مین نے حضور کی دعوت کا شرف حاصل کیا۔ جس کمرے میں کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کی چھت شیشے کی تھی اور کمرے میں داخل ہوتے ہی یوں محسوس ہوتا تھا کہ انسان کا سر زمین کی طرف ہے۔ چنانچہ حضور نے اس کمرے میں داخل ہو کر ولیم ٹب مین سے کہا کہ یہ کمرہ بہت اچھا ہے۔ اس میں انسانوں کو اپنے سر کے متعلق صحیح معلومات مل جاتی ہیں۔

یہی ولیم ٹب مین ایک دفعہ نائیجیریا تشریف لائے۔ یہ موقعہ نائیجیریا کی حصول آزادی (۱۹۶۰ء) کے تھوڑی ہی دیر بعد کا ہے تو صدر محل میں انہوں نے ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا۔ حاضرین میں خاکسار بھی شامل تھا۔ ایک صحافی نے ان سے سوال کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ ایک لمبے عرصے سے لائبیریا میں صرف ایک ہی سیاسی پارٹی ہے اور وہی برسراقتدار ہے۔ ولیم ٹب مین مسکرائے اور کہنے لگے آپ لائبیریا آجائیں اور دوسری پارٹی بنا لیں۔ ولیم ٹب مین نے اس کے کئی سال بعد تک حکومت کی اور پھر ان کی جگہ ان کی وفات کے بعد مسٹر ٹالبرٹ صدر بنے۔ ٹالبرٹ کا تختہ مسٹر ڈو۔ جو ایک نہایت نوجوان شخص تھے اور ملٹری میں ایک معمولی سے عہدے پر فائز تھے نے الٹ دیا۔ انہیں تہ تیغ کیا اور ان کی کیبنٹ کے ۱۳، وزیروں کو ساحل سمندر پر ایک قطار میں کھڑے کر کے گولیوں سے اڑا دیا۔ مسٹر ڈو اس وقت سے اب تک حکومت کر رہے ہیں ان کی حکومت کا بھی تختہ الٹنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ لیکن کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔ بہت سے لوگ لائبیریا سے بھاگ کر آئیوری کوسٹ یا بعض دوسرے ممالک میں جا چکے ہیں۔ ملک سے باہر جانے والے لوگوں نے کئی دفعہ لائبیریا کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ ڈو نے بھی ان سے خوب خوب انتقام لیا ہے۔ گاؤں کے گاؤں صاف کر دیئے ہیں اور بڑے سے بڑے آدمی کے گھٹنے ٹکوا دیئے ہیں یا بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ دنوں ریڈ کراس کے دفتر میں ایک ادھیڑ عمر کی عورت بیٹھی تھی جو تقریباً اپنے حواس کھو چکی تھی۔ اس نے بتایا کہ اس سے تین روز قبل کچھ لوگ عام کپڑوں میں آئے۔ ان کے پاس چھرے اور چاقو تھے اور اس کے خاوند کا گلہ کاٹ کر چلے گئے ایک اور عورت نے بتایا کہ فوجیوں نے اس کے خاوند کو گھسیٹا اور اگلے روز اس کی لاش کو دروازے پر پھینک گئے۔ اس کی زبان بھی کٹی ہوئی تھی۔ اور کان بھی کٹے ہوئے تھے اور اس کی آنکھیں بھی نکال دی گئی تھیں۔ لائبیریا میں شمال مشرقی علاقے نمبا میں گذشتہ چند ماہ میں سینکڑوں آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ یہ ہلاکت کرسمس کے ایام میں شروع ہوئی جبکہ ایک باغی گروہ نے جو اپنے آپ کو نیشنل پیٹریاٹک فورسز آف لائبیریا کہتا ہے۔ آیوری کوسٹ سے واپس لائبیریا آکر حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے حکومت اس وقت ڈو۔ جن کا پورا نام سیموئل ڈو ہے اور جو ۲۸، برس کے ہیں اور اصل عہدہ ان کا ماسٹر سارجنٹ کا ہے۔ ان کی حکومت کا تختہ الٹنے آئے تھے۔ سیموئل ڈو نے ۱۹۸۰ء میں اقتدار پر قبضہ کیا تھا۔ یہ لوگ جو آئیوری کوسٹ سے آئے انہوں نے کئی گاؤں پر قائم کی گئی۔ چوکیوں پر حملہ کیا اور گاؤں پر بھی اور اس طرح متعدد چوکیوں، سپاہیوں اور امیگریشن کے اہل کاروں کو قتل کر دیا۔ خیال ان کا یہ تھا کہ نمبا کے لوگ ان کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے کیونکہ انہیں اس بات کی شکایت ہے کہ ملک کے دوسرے حصوں کی نسبت ان کی طرف کم توجہ دی گئی ہے۔ لیکن جب چارلس ٹیلو نے اپنے آپ کو ان کا لیڈر بنانے کی کوشش کی تو رہی سہی ہمدردیاں بھی کھو دیں۔ یہ صاحب پہلے جونیئر وزیر تھے اور ۱۹۸۴ء میں انہوں نے لائبیریا اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ ان کے خلاف رشوت کے مقدمات قائم کئے جا رہے تھے۔ یہ لوگ جو آئیوری کوسٹ سے حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے آئے تھے۔ زیادہ سے زیادہ ۲۰۰، افراد پر مشتمل ہونگے اور یہ گیو GIO قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا عام طور پر طریق یہ رہا ہے کہ یہ چھوٹا سا حملہ کرتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں۔ عام طور پر ڈو کے قبیلے کران KRAHN کے اراکین کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں ان کے اس بڑے حملے کے جواب میں صدر ڈو نے دو بٹالین جو خوب مسلح تھے نمبا بھیجے مقصد یہ تھا کہ باغیوں کا صفایا کیا جائے۔ لیکن باغی جنگلوں میں جا چھپے تھے۔ چونکہ ان میں سے اکثر فوجی کران قبیلے سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے گیو کے گاؤں پر حملے کئے اور نوجوانوں کو موت کے گھاٹ اتارا اور بہت سا سازوسامان لوٹا اور نذر آتش کیا۔ فوج اور باغی لوگوں کا آپس میں تصادم کا موقعہ نہیں بنا۔ لوگ اب اس خیال کا اظہار کرنے لگے ہیں کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ نمبا میں رہنے والے گیو لوگوں کو ختم کیا جائے۔ جو کوششیں حکومت بدلنے کی کی گئی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ کامیاب۔ اگرچہ پوری طرح کامیاب تو کوئی بھی نہیں ہوئی۔ ٹامس کوئی اوون کپا QUIWONKPA کی کوشش تھی۔ یہ کوشش نومبر ۱۹۸۵ء میں کی گئی۔ کیونکہ یہی وہ وقت ہے جب ڈو کو ایک سویلین صدر کے طور پر منتخب کیا گیا۔ اگرچہ کہا یہ جاتا ہے کہ اس انتخاب کے دوران بہت زیادہ دھاندلی ہوئی۔ کوئی اوون کپا کی کوشش بھی ناکام ہوئی اور اسے ہلاکت کا منہ بھی دیکھنا پڑا۔ اس کی لاش کے ٹکڑے مونروویا کی گلیوں میں دکھائے گئے حالانکہ اسی مونروویا میں اس لاش کے ٹکڑے دکھائے جانے سے چند گھنٹے پہلے اس بات پر خوشیاں منائی جا رہی تھیں کہ حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ نتیجۃً گیو کے خلاف حکومت نے سخت کارروائیاں کیں اور ۱۵۰۰، کے قریب افراد کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اب وہاں پر آبادی کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ بکریاں اور مرغیاں بھی کم رہ گئی ہیں کیونکہ فوج کے جوانوں نے انہیں چوری کر لیا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب آدمی یہاں سے بھاگ کر چلے گئے ہیں اور یہ تعداد سارے ملک کی آبادی کا ۱/۲۴ ہے۔ اکثریت تو آئیوری کوسٹ اور گنی چلی گئی ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ پچاس ہزار کے قریب لوگ اپنے ہی ملک میں ادھر ادھر چھپے ہوئے ہیں۔

اگرچہ اس بات کا بار بار اعلان کیا گیا ہے کہ خوراک کے ضرورت مند خوراک حاصل کر لیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اپنے نہاں خانوں سے باہر آنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ دنوں ریڈ کراس کی طرف سے ٹرکوں پر لاد کر بہت سا کھانا چاول پکانے کا تیل اور صابن اس علاقے میں بھیجے گئے۔ لیکن ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ۱۳۰، افراد وہاں موجود تھے۔ جو لوگ وہاں ابھی تک رہائش پذیر ہیں۔ وہ فوج سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ایک سفارت کار نے کہا یہ لوگ یعنی فوجی غیر تربیت یافتہ گروہ ہیں یعنی بغیر ڈسپلن کے۔ لوگوں کو ہلاک کرنے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ کو وہاں کوئی زخمی نہیں ملیں گے اس لئے کہ جو ہتھے چڑھا اس کو جان ہی سے مارا۔ جنرل ایڈورڈ سمتھ جو باغیوں کا خاتمہ کرنے پر متعین ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ۶۰، باغی ہیں۔ جن کے خلاف ہم کارروائی کر رہے ہیں۔ جب حکومت کا مقصد استحکام ہو اور باغیوں کا مقصد حکومت کا تختہ الٹنا تو دونوں طرف سے ایک دوسرے پر سختی کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ کون کتنا درست ہوتا ہے یہ ان حالات میں نہیں کہا جا سکتا۔ جب کہ یہ اندرونی جنگ جاری ہو۔ یہاں بھی ہو سکتا ہے کہ باغیوں کے بیانات مبالغے پر مبنی ہوں یا حکومت جو کارروائی کر رہی ہے۔ اس سے بہت کم بتا رہی ہو۔ کچھ ہی ہو ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومتیں مستحکم ہوں اور ترقی کی راہ پر گامزن رہیں۔ عوام الناس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی آراء سے حکومت کو مطلع کر دیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ وہ اچھے شہریوں کی طرح قوم کی ترقی کا باعث بنیں۔ خدا کرے کہ لائبیریا کی حکومت مستحکم ہو اور اس کا ہر فرد ترقی میں حصہ پائے خود بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہو اور دوسروں کی ترقی میں بھی حصہ دار بنے۔ ہماری دعائیں لائبیریا کے ساتھ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کا کالم

مرد و عورت جہاں تک نفس کا تعلق ہے۔ برابر ہیں اور ایک ہی اصل پر چل رہے ہیں۔ جس قسم کی باتیں مرد کو غصہ دلا سکتی ہیں۔ ویسی ہی باتیں ایک عورت کو بھی غصہ دلا سکتی ہیں۔ جس قسم کے سلوک کو ایک مرد ناپسند کرتا ہے ویسے ہی سلوک کو ایک عورت بھی ناپسند کرتی ہے اور جس قسم کے جذبات ایک مرد میں پائے جاتے ہیں ویسے ہی جذبات ایک عورت میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پس جہاں تک نفسِ انسانی کا تعلق ہے وہی نفس مرد میں پایا جاتا ہے اور وہی نفس عورت میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر لوگ اسکے یہ معنے کیا کرتے ہیں کہ اے انسانو تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک آدمی سے پیدا کیا۔ مگر یہ معنے غلط ہیں۔ نفس کے معنے عربی زبان میں آدمی کے ہرگز نہیں نفس کے معنے جان کے ہیں۔ اور جان کا لفظ عورت کیلئے بھی بولا جاتا ہے اور مرد کیلئے بھی بولا جاتا ہے۔ نفس کے معنے ہیں سانس لینے والی چیز اور سانس مرد بھی لیتا ہے اور عورت بھی لیتی ہے۔ عربی کا ایک لفظ ہے تنفس یعنی سانس اپنے اندر کھینچنا۔ اُردو میں بھی کہا جاتا ہے میرے تنفس میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ مثلاً نزلہ کھانسی یا دمے کی وجہ سے یا دمے کو ضیق النفس بھی کہتے ہیں یعنی سانس کی تنگی۔ تو نفس کے معنی اصل میں سانس کے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر نفس کے معنی سانس لینے والی چیز کے بھی بن گئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسانو! مردو اور عورتو! اپنے خدا کو اپنے لئے ڈھال بنا لو اور تمام خرابیوں اور فتنوں سے بچنے کیلئے اسکی پناہ لیا کرو جس نے تم کو ایک سانس لینے والے وجود سے یعنی ایک ہی قسم کی ہستی سے پیدا کیا ہے۔ اب یہاں کسی مرد کا ذکر نہیں کسی عورت کا ذکر نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمام مرد اور تمام عورتیں ایک ہی قسم کی قوتیں اپنے اندر رکھتے ہیں کوئی علیحدہ علیحدہ چیز نہیں ہے۔ اور پھر اس قسم کے اس نے بہت سے جوڑے پیدا کئے ہیں اس قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں یعنی ایک انسانی وجود شروع ہوا جس میں مرد بھی شامل تھا اور عورت بھی اور اُن کے جذبات اور خواہشں اور اُمنگیں ایک ہی قسم کی تھیں۔ پھر آگے ان کی نئی نسل سے جو ہزاروں ہزاروں افراد پھیلے وہ بھی کوئی علیحدہ قسم کے نہیں تھے۔ یہ نہیں کہ آدم کے وقت تو وہ ایک قسم کے تھے اور بعد کی نسلوں میں فرق پڑ گیا بعد کی نسلوں میں فرق نہیں پڑا بلکہ ان کے مرد اور عورتیں دونوں ایک ہی قسم کے جذبات رکھتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان جوڑوں میں سے مرد و عورتیں بہت سی پھیلائیں یعنی مرد اپنی ماں اور اپنے باپ کا وارث تھا عورت اپنی ماں اور اپنے باپ کی وارث تھی جس طرح مرد نے اپنے باپ کے علاوہ ماں کے جذبات کا حصہ لیا اسی طرح عورت نے اپنی ماں کے علاوہ اپنے باپ کے جذبات کا حصہ لیا۔ یہ ایک اصولی بات قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے۔ جس میں دینِ حق کو باقی تمام مذاہب پر فوقیت حاصل ہے۔ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے یہ بیان کیا ہو۔ کہ عورت اور مرد کے جذبات اور احساسات اور امنگیں ایک ہی قسم کی ہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ مرد اور قسم کے ہیں اور عورتیں اور قسم کی ہیں۔ غلط ہے۔ جیسے ایک عمارت میں اگر کچھ لوگ رہتے ہیں اور ان کے ہمسائے میں بھی بعض اور لوگ ٹھہرے ہوئے ہوں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ اور قسم کے مرد ہیں اور وہ اور قسم کے مرد ہیں۔ بلکہ باوجود الگ الگ محلوں الگ الگ مکانوں اور الگ شہروں میں رہنے کے ہر شخص سمجھتا ہے کہ تمام لوگ ایک جیسی طاقتیں رکھتے ہیں۔ اسی طرح بے شک عورت اور مرد کے جسم الگ الگ ہیں مگر طاقتیں ایک جیسی ہیں۔ اور اُن کے جسموں کا الگ الگ ہونا ایسا ہی ہے جیسے الگ الگ مکان میں مختلف لوگ رہ رہے ہوں اگر عورت کے جسم میں روح آجائے تو وہ کوئی الگ چیز نہیں بن جاتی بلکہ اسکے اندر بھی وہی روح ہے جو مرد کے اندر ہے۔ صرف اسکے جسم کی بناوٹ مرد سے علیحدہ ہے ورنہ اسکے اندر وہی روح پائی جاتی ہے جو مردوں کے اندر پائی جاتی ہے۔ اب اس بات کو پھیلا کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ یہ ایک بہت بڑی سچائی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے تمام چیزیں جو مردوں پر اثر کرتی ہیں۔ وہی عورت پر بھی اثر کرتی ہیں۔ مثلاً بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ مرد ہنسنے لگے اور عورت رونا شروع کر دے یا بھوک پر عورت تو روٹی کھانے لگے اور مرد فاقہ شروع کر دے یا باپ مرے تو بیٹے رونے لگ جائیں اور بیٹیاں ہنسنے لگ جائیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا بلکہ باپ کی وفات کا جو اثر بیٹوں پر ہوتا ہے وہی بیٹیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح خاوند کی وفات کا جو اثر بیوی پر ہوتا ہے۔ ویسا ہی اثر بیوی کی وفات کا خاوند پر ہوتا ہے۔ آخر وہ کون سی چیز ہے۔ جو ان کو الگ کرتی ہے۔ جہاں تک مکان کا تعلق ہے اس کا کوئی فرق نہیں۔ فرض کرو ایک شخص ایک انگریزی طرز کی کوٹھی میں رہتا ہے اور ایک پرانے طرز کے محل میں رہتا ہے۔ تو کیا ان دونوں میں فرق ہو گا۔ اس میں رہنے والے بھی مرد ہیں اور اس میں رہنے والے بھی مرد ہیں۔ اسی طرح جسم ایک مکان ہے۔ خواہ جسم مرد کی شکل میں بنا دیا جائے اور خواہ عورت کی شکل میں بنا دیا جائے۔ اس میں رہنے والی بھی روح ہے۔ یہ مضمون ہے جو قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔ اور جو دنیا کی کسی اور کتاب میں بیان نہیں کیا گیا۔

(الازہار ص۸۹)

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

○ مکرم ظفر اقبال صاحب بشیر آباد (سندھ) کا بیٹا جس کی عمر تین ماہ ہے بعارضہ پیچش اور نمونیہ بیمار ہے۔

○ مکرم میاں طاہر احمد صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور بعض مقدمات کی وجہ سے پریشان ہیں۔

○ مکرم کلیم احمد خان صاحب (سرگودھا) بعارضہ نزلہ بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

○ مکرم محمد ثاقب صاحب بٹ بن مکرم امان اللہ صاحب بٹ آف ہیڈ بمبانوالہ (سیالکوٹ) حال نیو کراچی کا نکاح مکرم چوہدری طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۹ جنوری کو احمدیہ بیت الذکر سیالکوٹ میں محترمہ مبشرہ بٹ صاحبہ بنت مستری محمد یونس بٹ صاحب کے ہمراہ بعوض ۱۵۰۰۰/- روپے حق مہر پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

شکریہ احباب

○ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب شاد، لاہور لکھتے ہیں۔

"خاکسار کی اہلیہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ (جو کہ کار کے حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئی تھیں) کے انتقال پر بہت کثرت سے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ نے بالمشافہ۔ بذریعہ فون اور خطوط لکھ کر اظہار ہمدردی فرمایا ہے، خاکسار ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

○ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ لاہور چھاؤنی تحریر فرماتی ہیں۔

میرے بیٹے عزیز رفیع اللہ خان کی وفات پر احباب جماعت امریکہ نے جس اعلیٰ درجہ کے حسن سلوک کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں اس پر سب احباب کی بہت ہی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزاء عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

بقیہ از: سر درد کی وجوہات

وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے۔ اس کا علاج بلند فشار خون کی وجوہات کو دور کر کے کیا جاتا ہے۔ اور بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ دماغ کی شریانوں کا پھولنا مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔

میگرین کی صورت میں آدھے سر میں درد ہوتا ہے اور اگر مریض سو جائے تو آرام آجاتا ہے۔ میگرین کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ درد شروع ہونے سے پہلے وارننگ دیتا ہے۔ اس قسم کی صورت پیدا ہو تو فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔

سر درد کی وجوہات میں سے جو اہم ترین اور عام ہیں ان کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں کیا گیا ہے جن کا علم ہونا بہت ضروری ہے تاکہ علامات ظاہر ہوتے ہی فوری طور پر طبیب سے رجوع کیا جائے اور مرض کو بڑھنے سے پہلے روکنے کے انتظامات کر لئے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

فاخرہ جبیں بنت محمد نصر اللہ صاحب
۱۷/۱۹ دار الیمن غربی ربوہ

راشدہ ناصر بنت ناصر احمد صاحب کھوکھر
۲۶/۲۲ دار الیمن وسطی ربوہ

منصورہ احسان بنت احسان الٰہی صاحب عابد
۳۹/۱۰ دار الیمن ربوہ

تقی الرحمن ابن خلیل الرحمن صاحب
۲۰/۱۱ دار النصر غربی ربوہ

امۃ الہادی بنت عبد السمیع صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

مصباح الاسلام بنت عبد السلام صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

امۃ الحفیظ بنت عبد اللطیف صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

امۃ القدوس بنت نصیر احمد باجوہ صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

عائشہ ہما بنت محمد حنیف صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

اسد المہدی ابن حفیظ احمد صاحب خالد
۳۶۵/B کالج روڈ راولپنڈی

وجاہت احمد ابن رفعت احمد صاحب
۹-۱۱/۳۴ سول ہسپتال کالونی جناح روڈ کوئٹہ

اسد اللہ ابن زبیر احمد صاحب
بیت النعیم دار النصر وسطی ربوہ

مرزا محمد حسام ابن مرزا ناصر احمد صاحب
معرفت امیر ضلع اٹک سٹی

عمران احمد خان ابن غلام مصطفٰے خان صاحب
۱۷/۵۵ دار العلوم وسطی ربوہ

حامد احمد ابن ہدایت اللہ صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

زبدہ شمائلہ بنت مقبول احمد صاحب
۱۴/۱۷ دار الیمن وسطی ربوہ

لقمان احمد ابن لعل احمد خان صاحب
۲۴/۵۰ دار العلوم وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم امن پسند ہیں لیکن
دفاع کیلئے تیار رہنا ہمارا فرض ہے

صدر پاکستان غلام اسحاق خان صاحب

گذشتہ دنوں بھارت کے وزیراعظم مسٹر وی۔پی سنگھ نے اپنی ایک تقریر میں کہاکہ ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ اس خیال کا ازالہ کیا جائے کہ بھارت اپنے اردگرد کے چھوٹے ملکوں پر اپنی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے صدر غلام اسحٰق نے اس کے بعد مڈشپ مین کمشننگ پریڈ جو پاکستان نیول اکیڈیمی کراچی میں منعقد ہوئی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہاکہ وہ وزیراعظم بھارت کے اس بیان سے بہت خوش ہیں انہوں نے مزید کہاکہ یہ اس علاقے کی خوش قسمتی ہوگی کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ ترقی کرتے ہوئے بڑھیں نہ کوئی اپنی بالادستی قائم کرے اور نہ کسی کو زیردست رکھنے کی کوشش کی جائے انہوں نے مزید کہاکہ بحر ہند سے اپنی سب غیر ضروری فوجی طاقت کو واپس بلا لینا اس بات کی ضمانت نہیں ہے کہ یہاں امن کا قیام ہوگیا ہے اور اسے استحکام مل گیا ہے۔انہوں نے کہاکہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس علاقے کے تمام ممالک آپس میں مل جل کر امن کو مستحکم بنائیں۔ انہوں نے ساؤتھ پیسیفک فورم کی مثال دے کر کہاکہ ایسا ممکن ہے اور ایسا کیا جانا نہایت ضروری بھی ہے۔انہوں نے مزید کہاکہ جس جغرافیائی پوزیشن میں ہمارا ملک واقع ہے اور جو موجودہ زمانے کی ضروریات تقاضا کرتی ہیں ان کے مطابق ہمارا بحری بیڑہ خاصا مضبوط ہونا چاہیئے۔ ہمارے بحری بیڑے کی مضبوطی ہرگز اس بات کی غماز نہیں کہ ہم کسی پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔بلکہ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ہم امن پسند لوگ ہیں اور اس علاقے میں ہر ممکن طریق سے امن کا قیام اور استحکام چاہتے ہیں۔اس میں کیا شک ہے۔صدر غلام اسحٰق خان نے کہاکہ ہمارا بحری بیڑہ اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ اس جہت سے کسی کو ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ ہو۔ ہم خلیج فارس کے دھانے پر واقع ہیں جس کے اردگرد ۴۷ ریاستیں ہیں اور ۱۲۰۰ ملین لوگ رہائش پذیر ہیں۔

سمندری وسائل بھی خاصے زیادہ ہیں۔جہاں تک بحر ہند میں سے گذرنے والے راستوں کا تعلق ہے۔یہ ساری دنیا میں پہنچتے ہیں۔اور اس کی ایک اہمیت اس سے بھی واضح ہوتی ہے۔کہ یہاں دنیا کی مختلف طاقتوں کے بحری بیڑے موجود رہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیاکہ پاکستان امن پسند ہے اور سب کے لئے امن کا خواہاں ہے۔لیکن ہمارے حالات اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم اپنی بحری طاقت کو خاصا مضبوط کریں۔اور اس کے ساتھ ہماری ہوائی طاقت بھی مضبوط ہونی چاہیئے۔ ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ اس علاقے میں کوئی ملک نیوکلیئر سب میرین اور ایسے بحری جہاز جن پر ہوائی جہاز رکھے جا سکیں کیوں حاصل کرے صدر غلام اسحٰق خان نے کہاکہ بھارت کی بحری طاقت میں روز بروز اضافہ لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ شائد بھارت دور دور تک اپنا اثر پھیلانے کا خواہاں ہے۔یہی وجہ ہے کہ بھارت کے قریبی ہمسائے اس بات سے پریشان ہیں اور انہیں اس بات کی فکر ہے کہ وہ اپنی فوجی طاقت کو اس حد تک بڑھائیں کہ ان پر حملہ کرنا آسان کام نہ ہو۔

صدر مملکت نے مڈشپ مین کو اس بات کی تاکید کی کہ وہ اپنے کام میں زیادہ سے زیادہ مہارت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔انہوں نے انہیں اس بات کی بھی تلقین کی کہ بحری خدمت ادا کرتے ہوئے انہیں روحانیت کی اقدار کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔اور اپنے مذہب کی تعلیم جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کی ہے۔اس پر عمل پیرا رہنا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہاکہ ایسا کرنے سے وہ دیکھیں گے کہ ان کی طاقت روز بروز مستحکم ہوتی جارہی ہے۔

انہوں نے یقین دلایا کہ پاکستان اپنے وسائل کے مطابق ان کے لئے جدید ترین اسلحہ خرید رہا ہے۔لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات یاد دلائی۔کہ جنگ اصل میں اسلحہ کی طاقت کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ ارادے اور مقصدیت اسکی کامیابی کا باعث بنتے ہیں۔

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایوانِ صدر میں صدر غلام اسحٰق خان سے طویل ملاقات کی۔ یہ ملاقات کم وبیش ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں سندھ کی صورتِ حال اور کشمیر کے مسئلے پر تفصیلی بات چیت کی گئی ہے۔

○ حزب اختلاف کے سربراہ غلام مصطفٰے جتوئی نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں متحدہ اپوزیشن کشمیر کے لئے ہونے والی کوششوں میں وزیراعظم کے ساتھ ہے۔انہوں نے کہاکہ یہ مسئلہ عالمی سطح پر پیش کیا جائے۔

○ عالمی کرکٹ کپ سیریز میں پاکستان نے ایک روزہ کرکٹ کے مقابلے میں سری لنکا کو پانچ وکٹ سے ہرا دیا۔ اعجاز احمد نے شاندار سنچری بنائی اور مین آف دی میچ قرار پائے۔سلیم یوسف نے ۵۲ رنز بنائے۔

غیر ملکی خبریں

○ سری نگر میں حریت پسندوں نے مختلف مقامات پر بھارتی فوجیوں پر حملے کئے۔ایک شاپنگ سنٹر میں بم کا دھماکہ ہوا اور عمارت کو نقصان پہنچا۔متعدد علاقوں میں کرفیو بدستور جاری ہے۔

○ امریکی صدر جارج بش نے سوویت یونین کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے جس میں ملک میں کمیونسٹ پارٹی کی مکمل اجارہ داری ختم کرنے اور کثیر الجماعتی بنیادوں پر ملک کا سیاسی نظام مرتب کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ماسکو انتظامیہ نے آئین میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔نیز پندرہ ریاستوں کو مکمل خود مختاری دینے کی منظوری بھی دے دی گئی ہے۔

○ چین نے اعلان کیا ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی اپنی اجارہ داری ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور وہ کمیونسٹ قیادت کو ترک نہیں کرے گی اور اس سلسلے میں حکومت کی مخالفت برداشت نہیں کی جائے گی۔

○ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر ماسکو پہنچ گئے ہیں۔انہوں نے مسٹر ایڈورڈ شیورنا ناتزے سے ملاقات کی اور انسانی حقوق، ہتھیاروں اور فوجوں میں کمی، مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد جیسے مسئلوں پر تبادلہ خیال کیا۔

○ عالمی بینک نے پولینڈ کیلئے ۳۶ کروڑ ڈالر کی امداد مہیا کی ہے جس سے پولینڈ کی اقتصادی حالت بہتر ہونے میں مدد ملے گی۔

○ مقبوضہ مغربی علاقے میں اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ سے دو فلسطینی شہید ہو گئے ہیں۔

○ جاپان نے اسرائیل کے اس فیصلے کی مذمت کی ہے کہ وہ روس سے یہودیوں کو لاکر مقبوضہ عرب علاقے میں آباد کرے گا اس سے مشرقِ وسطیٰ میں امن کے قیام کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔

سُچی بُوٹی ٹنکچر
ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سُچی بُوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان فوری اثر کیلئے
قیمت فی اونس -/۳۰
کیور ہومیوڈیلین کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز : کلینک : رہائش ڈاکٹرز
۷۷۱ : ۶۰۶ : ۶۰۷

ربوہ اور ربوہ کے گرد ونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

پیسٹ